الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

انوار الاتقیا

ترجمہ اردو

تذکرۃ الاولیا

(ترجمہ)

جناب مولوی محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی بعد اخذ حق ترجمہ کتاب ہذا
حسب فرمائش اخی المعظم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر (۱۶)

باہتمام خاکپائے اولیائے دین کمترین محمد قمر الدین مالک مطبع

در مطبع مجیدی واقع کانپور طبع شد

یہ اللہ کا حبیب ہی اوسی کی محبت مین اسے موت آئی اور یہ اللہ کا قتیل ہی اور اوسی کی تلوار نے اسکو قتل کیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب لوگ آپکا جنازہ لیکر چلے تو دھوپ بہت سخت تھی پرندون نے آکر آپ کے جنازے پر اپنے پرون کا سایہ کر دیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ جس راستہ سے آپکا جنازہ جا رہا تھا وہان ایک مسجد مین موذن اذان دے رہا تھا جب اوسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد ارسول اللہ کہا تو آپ نے اپنی انگشت شہادت اوٹھائی لوگون کو خیال ہوا کہ شاید آپ زندہ ہین جنازہ رکھا تو دیکھا کہ آپ مین جان نہین ہی لیکن آپ کی اونگلی اوٹھی ہوئی ہی بہت کوشش کی کہ اونگلی برابر ہو جائے مگر برابر نہو سکی پھر آپ کو دفن کیا جب یہ ہی کرامتین اہل مصر نے آپ کی وفات کے بعد دیکھین تو جو جو تکلیفین آپ کو حیات مین دی تھین اوسپر بیحد شرمندہ ہوے اور اپنے اون افعال سے توبہ کی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۴ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اکبر مشائخ اور اعظم اولیاء اللہ مین سے تھے آپ بڑے صاحب ریاضت و کرامت تھے آپ کو قرب الٰہی حاصل تھا احادیث اور روایات کے بیان کرنے مین آپکو اعلیٰ درجہ کا کمال تھا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ آپ کی تعریف مین فرماتے ہین کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ ہم لوگون مین اسی طرح صاحب فضل و مرتبہ ہین جیسے ملائکہ مین حضرت جبرئیل علیہ السلام اور یہ بھی حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کا قول ہی کہ مقام توحید مین تمام لوگون کی انتہائی کوشش آپکی ابتدائی کوشش کے برابر ہی۔ بلکہ جب لوگ آپ کی ابتدائی

اوسیطرح مجھسے نہ کھلا مین نے دعا کی اے اللہ یہ کیونکر کھلے گا حکم ہوا اسے ہم نہین کھول سکتے
ہم چاہین تو دور کردین اور فرمایا مین نے بہت کوشش کی کہ حق کا دروازہ کھلے مگر نہ کھلا
اور کھلا تو مصیبت کی ہاتھون سے کھلا اور ہر طرح مین اُسکی راہ مین چلا مگر کچھ فائدہ نہوا
جب دل سے چلا تو منزل مقصود پر پہونچا اور فرمایا تیس برس تک مین کہتا رہا الٰہی یہ دے
اور یہ کر مگر جب معرفت الٰہی مین قدم رکھا تو سب بھول گیا اور کہنے لگا الٰہی تو میرا ہوجا
اور جو تیری مرضی ہو کر۔ اور فرمایا مین نے اللہ سے پوچھا تیری طرف مین کیونکر آسکتا ہون
حکم ہوا تین بار نفس کو طلاق دے تو تو میرے پاس آسکتا ہے اور فرمایا ایک بار مین نے
کہا اگر اللہ مجھ سے ستر برس کا حساب چاہیگا تو مین ستر ہزار سال کا حساب چاہونگا
اسلیے کہ ستر ہزار برس ہوے کہ اوسنے الست بربکم کہکر عالم کو بلی کے جواب مین
ڈالا اور اسی کی وجہ سے تمام عالم مین یہ شور برپا ہے ندا ہوئی اسکا یہ جواب ہے کہ ہم
قیامت مین تیرے ہفت اندام کو ذرہ ذرہ کرکے ہر ذرے کو ایک ایک دیدار عطا
کرینگے اور کہین گے یہ ستر ہزار برس کا حساب ہے اور اُسکا حاصل اور باقی تجھے بخشینگے
اور فرمایا اگر تمام عالم کی سلطنت مجھے دیجائے تو مین اُس سے اپنی آہ کو جو مین نے
پچھلی رات مین کی تھی بہتر جانونگا اور فرمایا اگر قیامت مین مجھے دیدار الٰہی میسر نہوگا تو
ایسی گریہ وزاری کرونگا کہ دوزخی اپنی تکالیف بھول جائینگے اور فرمایا متقدمین
ادنی ادنی چیز پر اللہ سے راضی ہوگئے مگر مین کسی پر راضی نہوا بلکہ اپنے کو اسپر قربان
کردیا اگر میری صفت کا ایک ذرہ میدان مین آجائے تو تمام آسمان وزمین درہم برہم
ہوجائین اور فرمایا اللہ نے اپنی مرضی سے مجھے دیدار سے فائز کیا مین بندہ
ہون مجھے اپنی مرضی سے کیا سروکار ہے مین نے اُس سے دیدار کی تمنا نہین کی اور
فرمایا چالیس برس تک مین نے خلق کو نصیحت کی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوئی جب مرضی
الٰہی ہوئی بغیر میری نصیحت کے لوگ راہ پر آگئے اور فرمایا جب مین اپنی بایزیدی سے باہر آیا